

## 150534-عقد نکاح میں عورت کا وکیل کیا کہے؟

سوال

اگر باپ اپنی بیٹی کا کسی شخص کو شادی کرنے میں وکیل بنائے تو وکیل خاوند کو عقد نکاح میں کیا کہے گا؟  
اگر وہ جمالت کی بنابریہ الفاظ کے کہ : میں نے اپنی موکہ کا نکاح تیرے ساتھ کیا تو کیا جائز ہوگا، اور اس کے لیے صحیح الفاظ کیا ہیں؟

پسندیدہ جواب

اگر لڑکی کا باپ کسی شخص کو اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا وکیل بنائے تو وکیل خاوند کے جواز پر دلالت کریں کہ وہ اس شادی میں لڑکی کے ولی کی کا جانب سے وکیل ہے۔

مثلاً اگر وہ یہ کہتا ہے کہ : میں نے فلاں کی بیٹی جس نے مجھے اپنی بیٹی کی شادی میں وکیل بنایا ہے کا تیرے ساتھ نکاح کیا۔

یا پھر وہ یہ کہے کہ : میں نے اپنے موکل کی فلاں بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا یا اس طرح کے اور کوئی الفاظ بولے تو جائز ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر ولی کا کوئی وکیل ہو تو وکیل کیا کہے گا؟"

مثلاً وہ کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا؟

نہیں بلکہ وہ یہ بیان کرے کہ وہ وکیل ہے، لہذا وہ یہ کہے کہ : میں نے اپنے فلاں موکل کی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا جو کہ فلاں بنت فلاں ہے۔

یا پھر میں نے بطور وکیل فلاں بن فلاں کی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا۔

اور اگر کہے کہ : میں نے فلاں کی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ اسے اس لڑکی پر ولایت حاصل نہیں، حتیٰ کہ وہ سبب بیان کرے کہ وہ فلاں کی بیٹی کا نکاح اس لیے کر رہا ہے کہ وہ اس کا وکیل ہے "انتہی"

دیکھیں : الشرح الممتع (23/12).

اور شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاوند کے لیے اور اسی طرح ولی کے لیے بھی نکاح میں وکیل بنانا صحیح ہے، اس لیے اگر خاوند دور ہو تو وہ آپ کو وکالت نامہ صحیح دے کہ تم فلاں کی بیٹی کے ساتھ میری شادی میں میرے وکیل ہو، تو آپ وہاں جائیں، اور لڑکی کا ولی کہے کہ میں نے تیرے موکل سے اپنی فلاں بیٹی کا نکاح کیا، اور تم اسے کوکہ میں نے اپنے فلاں موکل کے لیے اسے قبول کیا تو یہ نکاح صحیح ہوگا"

اور اسی طرح لڑکی کا ولی بھی آپ کو ولی بنا سکتا ہے مثلاً آپ خاوند کو کہیں کہ : میں نے اپنے موکل کی بیٹی فلاں بنت فلاں کا نکاح تیرے ساتھ کیا، تو وہ کہے کہ : میں نے اسے قبول کیا "انتہی"

رہاولی کے وکیل کا قول کہ : میں نے اپنی موکلہ کا نکاح تیرے ساتھ کیا، تو یہ لفظ صحیح نہیں؛ کیونکہ عورت کو اپنا نکاح خود کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، اور نہ ہی وہ اپنے نکاح کے لیے کسی دوسرے کو وکیل بنایا سکتی ہے۔

بلکہ اس کا نکاح اس کا ولی کریگا، کیونکہ اس کی اس پر ولایت کا تقاضہ یہی ہے کہ ولی ہی اس کا نکاح کرے، اس لیے نہیں کہ وہ اس لڑکی کی جانب سے وکیل ہے۔

لیکن غالب میں لوگ ان الفاظ میں فرق نہیں کرتے، اور نہ ہی اس کے معانی کے اختلاف میں غور و فخر کرتے اور متنبہ ہوتے ہیں کہ یہ کس پر دلالت کر رہا ہے۔

اس لیے ظاہر یہی ہوتا ہے ان الفاظ سے نکاح صحیح ہے اگر وہ ولی کے وکیل ہونے پر عمل کرے، کہ اس نے ولی کے وکیل ہونے کا ارادہ کیا تھا، اور اگر اس کا ارادہ ہو کہ وہ عورت کا وکیل ہے تو نہیں۔

واللہ اعلم۔